١٢ / ٦

۳۲۳ ۹۱۲ — ۱۳۰۱ ۶۹۱

احمد کمال ۱۱۱ گلشن شاپنگ ارکڈ

معزز و محترم جناب مفتی عبدالرؤف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن شاید اس طرف سب سے کم توجہ دی گئی ہے اسی لئے ہم مسلمان معمولی معمولی باتوں پر تو جھگڑا کرتے ہیں مگر ضروری مسائل پر دھیان ہی نہیں دیتے۔

ہمارے یہاں کچھ لوگ عرصے سے پتلون اور قمیض پر جھگڑ رہے ہیں۔ کچھ بے چارے کہہ رہے ہیں کہ پتلون پہننا بالکل ناجائز ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج کل کی انگریزی قسم کی چست یا کاٹی ہوئی نیکر قسم کی پتلون پہننا جائز نہیں۔ مگر اصل پتلون تو ترک مسلمانوں کی ایجاد ہے شروع شروع میں اسکا نام پنتلون تھا یہ موٹے کپڑے میں پاجامے کی بہتر شکل میں بنائی گئی تھی جس میں ضرورت کے لئے دونوں طرف جیب لگا دیئے گئے تھے۔ جسے بعد میں غیر مسلموں نے کچھ تبدیلی کر کے چست بنا لیا اور اپنا لباس بنا لیا اور اسکا نام بھی بدل کر پینٹ (Pant) رکھ لیا۔

کئی لوگ نماز میں چست پتلون پہنتے ہیں اور کچھ شرٹ کیوں ڈالی ڈھیلی۔ لیکن جو لوگ اپنے آپکو بہت دیندار ظاہر کرتے ہیں وہ ان دونوں کو ٹوکتے رہتے ہیں کہ ہر طرح کی پتلون ناجائز ہے اور اسے نماز کے دوران تو بالکل نہیں پہننا چاہئے کیونکہ یہ غیر مسلموں کا لباس ہے۔

لباس کے بارے میں حضرت مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہ کا ایک تفصیلی فتویٰ ج ۸ ص ... خطر واباحۃ باب اللباس

128/66

اب میرے چند سوال ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ دین کی روشنی میں ان کا جواب تفصیل سے عنایت فرمائیں گے۔

۱) دھوتی، پاجامہ یا شلوار سے زیادہ بہتر طور پر ستر پوشی کے لئے اگر مسلمان موٹے کپڑے کی پتلون ایجاد کریں اور اگر غیر مسلم اسے اپنا لیں تو مسلمان اس لباس کو فوراً چھوڑ دیں اور کوئی نئی چیز ایجاد کریں یا پھر اس میں فخر محسوس کریں کہ ہماری ایجاد آج ساری دنیا میں رائج ہے۔

۲) کیا موٹے کپڑے کی پاجامہ نما ڈھیلی پتلون اور اس کے اوپر لمبی قمیض باہر لٹکی ہوئی بغیر ٹائی وغیرہ کے پہننا ناجائز اور غیر شرعی ہے؟ اور کیا اس لباس میں پاجامے یا شلوار سے بہتر ستر پوشی نہیں ہوتی؟

۳) خواتین کے ایسے لباس جو گردن سے لے کر ٹخنوں تک بند ہوں اور جن سے ضروری ستر پوشی بھی ہو جائے مگر مختلف ڈیزائنوں کے ہوں، انکے ڈیزائن بھی غیر مسلموں کی فیشن کی کتابوں سے لئے جاتے ہیں۔

۴) پاکستان میں جو مرد شلوار قمیض پہنتے ہیں یہ کس کی ایجاد ہے اور کیا یہ لباس عورتوں کے لباس سے مشابہت نہیں رکھتا؟

۵) ایک صاحب نے مجھے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے پاجامہ دکھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور کہا کہ اس میں زیادہ بہتر طور پر ستر پوشی ہو سکتی ہے۔ مگر اسکے آگے وہ نہ بتا سکے کہ آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا انکے کسی صحابی نے مسلمانوں کو پاجامہ پہننے کے لئے کہا یا خود پہنا کہ نہیں۔ اگر اس حدیث کی سند صحیح ہے تو کیا آپ مزید تفصیل بتا سکتے ہیں؟

۶) سردیوں میں پہنے جانے والے سوئٹر، اونی جیکٹ، کوٹ وغیرہ کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے!

۷) یہ شیروانی کس کی ایجاد ہے؟ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے مگر اگر میرا خیال درست ہے تو یہ بھی غیر مسلموں کی ایجاد ہے اور چین میں تو شاید ڈھیلی شیروانی کا عام رواج ہے۔ آپکی کیا رائے ہے۔

۸) یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء اور مشائخ کا لباس کونسا ہے اور وہ ہمارے علماء اور مشائخ کے لباس سے کتنا ملتا جلتا ہے؟ وہ بھی تو جبہ اور عمامہ پہنتے ہیں؟

باقی دوسرے صفحہ پر۔

۹) اگر غیر مسلم بھی شلوار قمیض ہی پہننا شروع کر دیں اور یہ لباس ان میں عام ہو جائے تو کیا پھر ہم یہ لباس بھی چھوڑ دیں اور کوئی اور نیا لباس نکالیں (آجکل امریکہ، یورپ اور دوسرے ممالک میں پاجامہ اور شلوار وغیرہ بہت مقبول ہو رہے ہیں اور مالدار لوگ عموماً گھروں کے اندر اور غریب لوگ گھروں سے باہر بھی پہنتے ہیں۔

۱۵) پاجامہ اور شلوار جیسے کپڑے سے بنائی جاتی ہے جس سے کسی کی جسم کی شکل ظاہر ہو رہا ہے جبکہ اگر موٹے کپڑے کی ڈھیلی پتلون پر قمیض باہر لٹکی ہوئی رکھیں تو زیادہ بہتر ستر پوشی کس سے ہوگی؟

مولانا صاحب میرا مقصد صرف علم حاصل کرنا اور اسکو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی یا گستاخی سرزد ہوگئی ہو تو میں تہہ دل سے معافی چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میری مدد فرمائیں گے تاکہ میں اپنی اصلاح کرسکوں۔ ہوسکتا ہے آپکے ذریعہ ہمیں صحیح بات سمجھ میں آجائے اور آئندہ ہم غلطیوں سے بچ جائیں۔ بہت بہت شکریہ۔

الجواب

حامداً ومصلیاً:

لباس کے متعلق کسی خاص وضع اور تراش کی شریعت نے پابندی نہیں لگائی، البتہ لباس کی کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ ہونا چاہئے، پہلے وہ حدود لکھی جائیں گی پھر ان کی روشنی میں سوالات کے جوابات تحریر کئے جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ مرد شلوار، تہبند اور پاجامہ وغیرہ اتنا نیچا نہ پہنیں کہ ٹخنے یا ٹخنوں کا کچھ حصہ اس میں چھپ جائے۔

۲۔ لباس اتنا چھوٹا، باریک یا چست نہ ہو کہ وہ اعضاء ظاہر ہو جائیں جن کا چھپانا واجب ہے۔

۳۔ لباس میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کریں۔

۴۔ مرد زنانہ لباس اور عورتیں مردانہ لباس نہ پہنیں۔

۵۔ اپنی مالی استطاعت سے زیادہ قیمت کے لباس کا اہتمام نہ کریں۔

۶۔ مالدار شخص اتنا گھٹیا لباس نہ پہنے کہ دیکھنے والے اُسے مفلس سمجھیں۔

۷۔ فخر و نمائش اور تکلف سے اجتناب کریں۔

۸۔ لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ پسند کیا گیا ہے۔

۹۔ مردوں کو اصلی ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔

۱۰۔ خالص سرخ لباس پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے، کسی اور رنگ کی آمیزش ہو یا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں۔ (لباس کے شرعی احکام ص ۲۹ ماہنامہ البلاغ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ)

(۱ و ۲) ۔ حدودِ بالا کی روشنی میں پینٹ و پتلون نہ بالکل حرام ہے، نہ بالکل جائز ہے، بلکہ اس میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ جو پینٹ و پتلون ایسی چست ہو کہ جسمیں کولہوں اور رانوں وغیرہ کی ساخت نمایاں ہو اور ٹخنوں سے نیچی ہو جیسا کہ عموماً ہوا کرتی ہیں تو اس کو پہننا اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، کیونکہ ٹخنوں سے نیچے پینٹ و پتلون اور شلوار و تہبند سب ناجائز اور گناہِ کبیرہ ہے، اور جو پینٹ و پتلون ایسی ڈھیلا ڈھالا ہو کہ جسمیں کولہوں اور رانوں وغیرہ کی ساخت بالکل نمایاں نہ ہو اور ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا پورا اہتمام ہو تو اسکو پہننے کی گنجائش ہے مگر بچنا بہتر ہے، کیونکہ یہ صلحاء کا لباس نہیں ہے، اور اسمیں کافروں اور فاسقوں کی فی الجملہ مشابہت پائی جاتی ہے، انھیں پہنکر پہننے والا مسلمان معلوم نہیں ہوتا خصوصاً جبکہ ڈاڑھی بھی منڈی ہوئی ہو اور اسلامی غیرت و حمیت کے بھی خلاف ہے ـــــــ اور پوری آستین والی ڈھیلی ڈھالی قمیض بغیر ٹائی کے پہننا جائز ہے، اور جو قمیض آدھی آستین والی ہو اور چست بھی ہو جسمیں ناف کے نیچے پیٹ و پیٹھ کی ساخت ظاہر ہو اسکو نہ پہننا چاہئے۔ اور لنگی اور شلوار وغیرہ پہننا بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ ٹخنوں سے اوپر ہو۔

کیونکہ یہ مسلمانوں کا معروف لباس ہے ۔

(۳) اگر خواتین کا مذکورہ لباس اتنا باریک یا چست ہو کہ اسمیں وہ اعضاءِ جسم ظاہر ہو جائیں جن کا چھپانا واجب ہے تو خواہ وہ کسی بھی نوعہ کے ہوں مسلمان خواتین کو انھیں استعمال کرنا جائز نہیں ، اور اگر وہ لباس اتنا باریک یا چست نہ ہو بلکہ خوب ڈھیلا ڈھالا ہو اور اتنا موٹا ہو کہ اسمیں وہ اعضاءِ جسم ظاہر نہ ہوں جن کا چھپانا واجب ہے تو ایسا لباس پہننا جائز ہے، بشرطیکہ اسکی وضع وقطع ایسی نہ ہو جو کافرہ ، فاسقہ اور فاحشہ عورتوں کی وضع کے ساتھ خاص ہو، بلکہ عام ہو مسلمان اور غیر مسلمان نیک و بد سب خواتین اس طرز کا لباس استعمال کرتی ہوں ۔

جاری ۔۔۔۔

(۴) — یہ سوال کہ پاکستان میں جو مرد شلوار و قمیض پہنتے ہیں کس کی ایجاد ہے ؟ لغو سوال ہے اور اس کی تحقیق فضول ہے ، البتہ مردانہ طرز کی شلوار و قمیض میں عورتوں کے لباس سے مشابہت نہیں پائی جاتی ، کیونکہ عام طور پر دونوں کی وضع اور کانٹ چھانٹ اور رنگ و کپڑا ایک دوسرے سے الگ اور ممتاز ہوتا ہے ۔

(۵) — حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر الطیب میں فصل چھبیسویں صفحہ ۲۲۶ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملبوسات کی تفصیل لکھی ہے ، اس میں پائجامہ کے متعلق لکھا ہے کہ :

آپ نے پائجامہ خریدا ہے اور بعض روایات میں پہننا بھی آیا ہے ۔

اور حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لباس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے پاجامہ کے بارے میں لکھا ہے کہ :

پاجامہ ، حدیث میں ہے کہ آپ نے منیٰ کے بازار میں پاجامہ بکتا ہوا دیکھا ، دیکھکر اسے پسند فرمایا ، اور فرمایا کہ اسمیں بہ نسبت تہبند کے پردہ زیادہ ہے ، اور اسکو خرید فرمایا ، لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں ۔ (انتہی بتصرف ص ۳۴۸ ج سوم)

(۶) — سوئیٹر پہننا جائز ہے ، اونی جیکٹ اور کوٹ کی بناوٹ اگر کافروں اور فاسقوں کی وضع وقطع کے ساتھ مخصوص نہ ہو تو ایسی جیکٹ اور کوٹ پہننا بھی درست ہے اور جس کی بناوٹ کافروں اور فاسقوں کی وضع کے مشابہ ہو تو ایسی جیکٹ وغیرہ پہننے سے پرہیز کرنا چاہئے ۔

(۷) — شیروانی پہننا جائز ہے ۔

(۸) — یہ سوال لغو ہے ، بنیادی فرق شروع میں ذکر کردہ دس امور سے واضح ہو جاتا ہے ۔

(۹) — شلوار و قمیض غیر مسلموں کے اختیار کرنے سے ممنوع نہیں ہوں گے ۔

(۱۰) — شلوار ~~قمیض~~ اتنے باریک کپڑے کی بنانا جس میں جسم کا وہ حصہ ظاہر ہو جائے جس کا چھپانا واجب ہے ، جائز نہیں ، البتہ موٹے کپڑے کی شلوار پہننا جائز ہے ، اور خوب ڈھیلی ڈھالی پتلون جس میں مخصوص اعضاء نمایاں نہ ہوں اور قمیض بھی باہر لٹکی ہوئی ہو تو اسکی بھی گنجائش ہے ، مگر اسکے مقابلہ میں شلوار بہتر ہے جیسا کہ جواب نمبر (۲) میں تفصیل سے گزرا ۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۸-۵-۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۳-۵-۱۴۱۲ھ